کلمۃ الشکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین وصلی اللّٰہ وسلم علی المبعوث رحمۃ للعالمین وعلی آلہ وأصحابہ ومن تبعھم بإحسان إلی یوم الدین وسلم تسلیمًا کثیرًا؛أما بعد!

خدام ''منظمۃ السلام العالمیۃ'' ممنون ومشکور ہیں اللہ رب العزت کے بے پناہ رحم وکرم کا، جس نے محض اپنی قدرت سے ''فتاویٰ علماء ہند'' کی خدمت کے لیے قبول فرمایا۔(فللّٰہ الحمد والشکر)

مفتیان کرام وعلماء عظام کی انتھک محنت اور لگن سے اب ساتویں جلد تیار ہوگئی، جوجلد ہی قارئین کے ہاتھوں میں ہوگی۔(انشاءاللہ)

الحمدللہ فتاویٰ علماء ہند کے عربی وانگریزی اوراردو کے دس جلدوں پر کام ہورہا ہے، ہماری بے بضاعتی از ہرمن الشمس ہے، خدام ہرطرح سے تہی دامن ہیں، اصل قبولیت ہے، قارئین اس کی قبولیت کی دعا فرمائیں۔

علماء وصلحائے امت نے جواس مجموعے کی قدر کی ہے اور جو دعائیں اور تائیدات ان سے مل رہی ہیں، وہ ہمارے گمان سے بالاتر ہے۔

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

دعاہے کہ اللہ پاک اس کاوش کو قبول فرمائے اور تمام معاونین ومحسنین کو جزائے خیر عطا فرمائے اورامت کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔(آمین)

وفقط واللہ الموفق

(بندہ شمیم احمد)

خادم منظمۃ السلام العالمیۃ ممبئی الہند

۸رستمبر ۲۰۱۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

تمام اہل علم کے نزدیک یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ فیّاضِ علم اللہ جل شانہٗ کی تکوینی عنایتوں سے عالم کا وجود ہوا، اور اِسی عطیہ علم وادراک سے معرفتِ الٰہیہ کا وہ آفتاب طلوع ہوا جس سے عالَم کا ہر ذرّہ اس کی شناخت کا علَم بن گیا، پھر علم ہی کے بحرِ ذخّار سے معارف واحکام کے گوہر آبدار برآمد ہوئے تو وہی ''فقہ'' قرار پایا اور وہی فیاضِ علم اپنے کلام نفسی وازلی میں ''مفتی اعظمِ اوّل'' کے آئینہ میں جلوہ نما ہوا۔ ارشاد فرمایا:

﴿یسئلونک قل اللّٰہ یفتیکم فی الکلالۃ﴾(سورۃ النساء:۱۷۷)

''لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں تو آپ فرما دیجئے کہ اللہ تمہیں فتویٰ دیتا ہے کلالہ کے بارے میں''۔

پھر اسی کی تجلّیِ علم کا پرتو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والا صفات، علم الاولین والآخرین کی روشن آیات، معلم کائنات اور وحی الٰہی کی سند سے سرفراز ''مفتی رشد وہدایت'' بن گئی۔

اللہ جل شانہ نے فرمایا:

﴿یسئلونک عن الأھلۃ قل ھی مواقیت للناس والحج﴾(سورۃ البقرۃ:۱۸۹)

''لوگ آپ سے نئے چاند کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو آپ جواب میں فرما دیجئے کہ وہ لوگوں کے لئے اوقات اور حج کی پہچان کا ذریعہ ہے''۔

﴿ویسئلونک ماذاینفقون.قل العفو﴾(سورۃ البقرۃ:۲۱۹)

''لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کتنا خرچ کریں تو آپ فرما دیجئے کہ جتنا آسان ہو''۔

اس طرح کی متعدد آیات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت ''مفتی شریعت'' فتاویٰ احکام صادر کرنے کی ذمہ داری عطا فرمائی گئی، عارف باللہ حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں صاحبؒ محدث دار العلوم دیوبند نے اپنی نورانی تالیف ''فتاویٰ محمدی'' میں ان کو جمع فرما دیا ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص اصحابِ علم وافتاء کو اجراءِ فتویٰ کا اہل قرار دیا، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

"تمسکوا بعھد أم ابن عبد". (ابن مسعود کی ہدایت وحکم کو مضبوط پکڑے رہو)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ دعا دی:

"**اللّٰهم فقهه في الدين**". (اے اللہ! عبداللہ بن عباس کو دین کا فقیہ بنادے)۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا:

"**واعلمهم بالحلال والحرام معاذبن جبل**". (معاذ بن جبل حلال وحرام کے سب سے بڑے عالم ہیں)۔

علامہ ابن قیمؒ نے لکھا ہے کہ حضراتِ صحابہ کرامؓ میں جن کے فتاویٰ منقول ہیں ان کی تعداد ایک سوتیس (۱۳۰) ہے اور جن مخصوص فقیہ حضرات صحابہؓ نے بکثرت فتاویٰ جاری فرمائے، وہ سات ہیں: حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ ان میں سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اجراءِ فتاویٰ کی کثرت کا یہ عالم ہے کہ خلیفہ مامون کے پڑپوتے ابوبکر محمد نے بیس جلدوں میں ان کو جمع کیا ہے، دیگر حضراتِ صحابہؓ کے آثار وفتاویٰ مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ اور ابوعبداللہ سید بن کسروی کی کتاب ''موسوعۃ آثارالصحابہ'' کی تین جلدوں میں منقول ہیں۔

پھر دورِ صحابہؓ کے بعد عہدِ تابعین میں جو فقہاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی ''**من اراداللّٰه به خيراًيفقهه في الدين**'' کے مصداق ہوئے، ان میں فقہ وفتاویٰ کا سب سے پہلا عظیم کارنامہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے انجام دیا جس سے ائمہ کرام اور فقہاء عظام نے استفادہ کیا، چنانچہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"**الناس في الفقه عيال على أبي حنيفه رحمه اللّٰه**". (لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے محتاج ہیں)۔

دوسرے الفاظ میں منقول ہے:

"**من أرادالفقه فهوعيال على أبي حنيفة**". (جو شخص بھی علم فقہ حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ امام ابوحنیفہ کا محتاج ہے)۔(**الطبقات الكبرىٰ،للشعراني الشافعي: ٤٦/١،التاج المكلل من الطراز الآخروالاوّل،لعلامة صديق حسن بهوپالي السلفي: ٨٣،الانتقاء لابن عبدالبرالمالكي: ٢١٠،تذكرة الحفاظ للذهبي: ١٥٩/١**)

علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"**أول من دوّن علم الشريعة ورتبها أبوابا ثم تبعهُ مالك بن أنس في ترتيب الموطأ ولم يسبق أباحنيفة أحدٌ**". (**تبييض الصحيفة: ٣٦**)

''امام ابوحنیفہؒ پہلے شخص ہیں، جنہوں نے علم شریعت کو باب وار مرتب فرمایا، پھر اپنی ''موطا'' کی ترتیب میں امام مالکؒ نے امام ابوحنیفہ کا اتباع کیا اور اس میں کوئی بھی امام ابوحنیفہؒ سے آگے نہیں بڑھ سکا''۔

علامہ ابن حجر مکیؒ نے بھی اعترافِ حق کرتے ہوئے فرمایا:

"انہٗ أول من دوّن علم الفقہ ورتبہٗ أبوابا وکتباً علی نحو ماھو علیہ الیوم وتبعہٗ مالک فی موطائہٖ". (الخیرات الحسان: ۲۸)

''امام ابوحنیفہؒ پہلے شخص ہیں جنھوں نے علم فقہ کو باب اور کتاب کی ترتیب پر مدوّن فرمایا اور اسی ترتیب پر آج کے دور میں علم فقہ مرتب ہے اور امام مالکؒ نے اپنی ''موطا'' میں انھیں کی پیروی کی ہے''۔

یوں تو چاروں ائمہ کرام امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ فقہ اسلامی کے امام برحق ہیں؛ لیکن منجانب اللہ اس معاملہ میں فقہ حنفی کو کمیت و کیفیت کے اعتبار سے جو خصوصیت حاصل ہے، وہ اپنی نظیر آپ ہے، غالباً اسی وجہ سے علمائے سلف وخلف میں مشہور ہے کہ!

الفقہ زرعہٗ ابن مسعود وسقاہ علقمہ وحصدہٗ ابراھیم وداسہٗ حماد بن سلیمان وطحنہٗ ابو حنیفہ وعجنہٗ ابو یوسف وطبخہٗ الامام محمد والناس یاکلون. (المسک الذکی علی جامع الترمذی: ۶۴/۱)

''فقہ کا کھیت عبداللہ بن مسعود نے بویا، اور علقمہ نے اس کو سینچا، ابراہیم نخعی نے اس کو کاٹا، حماد بن سلیمان نے اسے گاہ کر دانہ نکالا، امام ابوحنیفہ نے اسے پیس کر آٹا بنایا، ابو یوسف نے اس کو گوندھا، امام محمد نے اس کی روٹی پکائی اور اب تمام لوگ اسے کھارہے ہیں''۔

بعد کے زمانوں میں بھی یہ خصوصیت برقرار رہی اور عرب سے عجم تک دنیا کے جس خطے میں بھی تمدنی، معاشرتی، صنعتی، معاملاتی، سیاسی، تجارتی اور علمی واخلاقی، ملکی وبین الاقوامی جدید مسائل پیدا ہوئے ان کا مکمل تشفی بخش حل فقہائے احناف نے شریعت اسلامیہ کے تمام مآخذ ومصادر سے استنباط کرکے دنیا کے سامنے پیش کردیا اور اس طرح تقریباً ساڑھے بارہ لاکھ مسائل کا مرتب ومحفوظ خزینہ امت مسلمہ کے ہاتھوں میں آگیا اور الحمدللہ یہ عظیم الشان کارنامہ زیادہ تر حکومت مسلمہ کی سرپرستی کے بغیر فقہائے احناف کی ذاتی دلچسپی اور ذوقِ تفقہ کی بدولت وجود میں آیا، یہاں بطور نمونہ اس کا مختصر تعارف مناسب معلوم ہوتا ہے۔

(۱) خزانۃ الفقہ، امام ابواللیث السمرقندی، متوفی ص ۳۸۳ھ۔

(۲) الواقعات للناطفی، احمد بن محمد بن عمر الناطفی تلمیذ امام بصاص رازیؒ متوفی ۴۴۶ھ۔

(۳) عیون المسائل ۹ جلدیں، ابوالقاسم عبداللہ ابن احمد البلخی متوفی ۳۱۹ھ۔

(۴) المبسوط، شمس الائمہ ابوبکر محمد ابن احمد ابوسھل السرخسی متوفی ۴۸۳ھ، ۳۰ جلدیں مصری۔

(۵) فتاویٰ خانیہ، امام فخر الدین حسن بن منصور الاوزجندی المعروف بقاضی خاں متوفی ۵۹۲ھ، ۳ جلدیں۔

(۶) بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، علاء الدین ابوبکر بن مسعود الکاسانی متوفی ۵۸۳ھ، ۱۰ جلدیں۔

(۷) کفایہ، ۸۰ جلدیں، اوراس کی تلخیص الھدایہ علی بن ابی بکر برھان الدین المرغینانی متوفی ۵۹۳ھ۔

(۸) المحیط البرھانی، ۴۰ جلدیں، علامہ برہان الدین محمد متوفی ۶۱۶ھ۔

(۹) الفتاویٰ الحنفیہ، سعدالدین بن مسعود متوفی ۷۹۳ھ۔

(۱۰) فتاویٰ التاتارخانیہ ۲۳ جلدیں، علامہ علاء الدین الانصاری دہلوی متوفی ۷۸۶ھ بتحقیق قاضی سجاد حسینؒ۔

(۱۱) شرح فتح القدیر، ۸ جلدیں، کمال الدین ابن الھمام حنفی متوفی ۸۶۱ھ۔

(۱۲) البحرالرائق شرح کنزالدقائق، ۸ جلدیں، زین الدین ابراہیم المعروف بابن نجیم مصری متوفی ۹۷۰ھ۔

(۱۳) ردالمحتار علی الدرالمختار، علامہ ابن عابدین الشامی متوفی ۱۲۵۲ھ، ۱۲ جلدیں۔

(۱۴) الفتاویٰ الھندیہ المعروف بالفتاویٰ العالمگیریہ، متوفی ۱۱۱۸ھ، ۱۲ جلدیں۔

(۱۵) فتاویٰ سراجیہ، علامہ سراج الدین عمر بن علی الاوشی، علی ھامش فتاویٰ قاضی خاں۔

(۱۶) فتاویٰ بزازیہ، حافظ الدین محمد بن محمد بن شہاب المعروف بابن البزازمتوفی ۸۲۷ھ، ۳ جلدیں۔

(۱۷) مجلۃ الاحکام العدلیۃ، للجنۃ علماء الخلافۃ العثمانیہ الترکیہ۔

یہ چند تالیفاتِ فقہاء احناف کا ایک سرسری تذکرہ ہے ورنہ پوری فہرست کو جمع کیا جائے تو خود ایک ضخیم کتاب تیار ہوجائے گی اوراسے مزید وسعت دے کر ائمہ ثلاثہ کے مسالکِ فقہیہ کی تالیفات کو شامل کرلیا جائے تو کئی مجلدات کا اس فہرست میں اضافہ ہوجائے گا۔

یہاں اللہ تعالیٰ کے اس احسان عظیم کا اعتراف ضروری ہے کہ اس نے فقہاء احناف کے ذریعہ ہندوستان کی ملت اسلامیہ کو شریعت کے معاملہ میں خود کفیل بنادیا ہے اور کتاب وسنت کے سرچشمہ سے براہِ راست سیرابی واستفادہ میں ایسی بھرپور اہلیت وصلاحیت بخشی ہے جس کی بدولت حال ومستقبل کی تمام فقہی ضروریات کی فراہمی اور جدید مسائل کے حل میں وہ کسی کے دست نگر نہیں ہیں، ان کے عظیم الشان فقہی کارناموں کا بہت ہی مختصر جائزہ حسب ذیل ہے:

(۱) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ۱۸ جلدیں، حضرت مفتی عزیزالرحمٰن عثمانیؒ متوفی ۱۳۴۷ھ تحقیق وتعلیق حضرت مفتی ظفیر الدین صاحبؒ۔

(۲) فتاویٰ مولانا عبدالحی فرنگی محلیؒ ۳ جلدیں، ان کی دیگر عربی تحقیقات فقہیہ کے علاوہ۔

(۳) امدادالفتاویٰ، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ متوفی ۱۳۶۲ھ، ۶ جلدیں، ان کی ایک ہزار دیگر تصنیفات کے علاوہ۔

(۴) کفایۃ المفتی، ۹ جلدیں، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۵) فتاویٰ محمودیہ کامل جدید، ۳۱ جلدیں، حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۶) نظام الفتاویٰ، ۳ جلدیں، حضرت مفتی نظام الدین مفتی دارالعلوم دیوبند رحمۃ اللہ علیہ۔

(۷) فتاویٰ یوسفیہ مکمل ۴ جلدیں، حضرت مولانا مفتی محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۸) جواہر الفقہ ۵ جلدیں، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم پاکستان متوفی ۱۳۹۶ھ۔

(۹) احسن الفتاویٰ ۱۰ جلدیں، حضرت مولانا رشید احمد صاحب پاکستانی۔

(۱۰) فتاویٰ امارت شرعیہ ۵ جلدیں، مفتیان کرام امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ، جھارکھنڈ۔

(۱۱) اسلام اور جدید معاشی مسائل ۸ جلدیں، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی جسٹس پاکستانی شریعت کورٹ۔

(۱۲) قاموس الفقہ ۵ جلدیں، حضرت مولانا مفتی خالد سیف اللہ رحمانی۔

(۱۳) جدید فقہی مسائل ۵ جلدیں۔

(۱۴) ترجمہ اردو موسوعہ فقہیہ کویتیہ ۴۵ جلدیں، فقہ اکیڈمی انڈیا دہلی۔

(۱۵) اسلامی فقہ اکیڈمی دلّی کی فقہی مطبوعات ۲۳ جلدیں۔

یہاں اس حقیقت کا اظہار ضروری ہے کہ مذکورۂ بالا سطور ابھی زیر تحریر تھیں کہ خود حضرت مرتب ''فتاویٰ علماء ہند'' کی عنایت بے غایت سے مطبوعہ تین جلدیں نظر نواز ہوئیں اور ابھی پہلی جلد کو ہی پڑھنا شروع کیا تو حیرت واستعجاب کے عالم میں پڑھتا گیا۔ آگے بڑھتا گیا اور حضرت مرتب کی علمی کمالات، فقہی تعلیمات اور بصیرت افروز تحقیقات کی بلندیوں تک جیسے جیسے چڑھتا گیا تو میری نگارشات خود میری نظر میں پست سے پست تر ہوتی چلی گئیں اور اپنی علمی کوتاہ نظری، بے بصیرتی، کم سوادی، بے بضاعتی اور فکری کم مائیگی کا احساس شدید مجھے شرمندہ کرنے لگا۔

واقعہ یہ ہے کہ فقہ وفتاویٰ کے بحر ناپائیدار کنار میں مجھے آج تک ایسا شناور، ماہر تیراک بہت کم نظر آیا، جس نے ''فتاویٰ'' کی تاریخی تفصیلات، اس کی ساری جزئیات اور اس کے باریک ونازک ترین گوشوں کے علم وادراکات تک اس درجہ میں رسائی حاصل کی ہو کہ ۳۳۸ صفحات پر مشتمل ضخیم مقدمہ اور ۳۰۷ عنوانات پر محیط وبسیط ''قاموس الفتاویٰ'' یعنی فتاویٰ انسائیکلوپیڈیا مرتب کر کے علمی دنیا کے حوالہ کر دیا ہو، جو نہ صرف چشم کشا، کحل البصر ہو؛ بلکہ اس وادئ سنگلاخ کے مسافر خجستہ گام کے لئے خضر راہ بھی ہو۔

مجھے یقین ہے کہ میری اس رائے کی تمام اہل علم بھی تائید کریں گے کہ یہ ''مقدمہ'' اس لائق ہے کہ ''فتاویٰ علماء ہند'' سے الگ مستقل کتابی صورت میں اس کو شائع کیا جائے؛ تا کہ وہ اہل علم، اربابِ فضل وکمال اور اصحاب افتاء اور طلباء

معاہدِ فقہ اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرسکیں اور مرتب موصوف کی فیوضات علمیہ عام اور اس کا نفع تام ہو۔

''مقدمہ'' کے بعد جب ''فتاویٰ علماء ہند'' کے استفتاء اور جوابات، ان کے حوالجات اور حوالوں کی تخریجات، مسائل کی تحقیقات اور ان کی تعلیقات کو دیکھا تو مزید حیرت ہوئی کہ جس مرتب دامت برکاتہم کی زندگی، علمی، قومی، سماجی، دینی اور ملی خدمات میں گھری ہوئی ہو اور علوم شرعیہ کو علوم عصریہ سے مربوط کر کے ملت مسلمہ کی دینی، اخلاقی اور معاشی خود کفالت کی راہ ہموار کرنے میں شب و روز مصروف ہو، اس سے یہ کس طرح ممکن ہو سکا کہ اتنا بڑا پاپڑ بیلنے کے ہم معنی عظیم وضخیم اور طویل وعریض کارنامہ انجام دے، جس کا حوصلہ بڑے سے بڑا متبحر، موقر اور دیدہ ور عالم اور بالغ نظر مفتی بھی نہ کرسکا۔ بات صرف دس بیس جلدوں میں تکمیل کی ہو، تب بھی بہت بڑی بات ہے؛ لیکن یہاں تو منصوبہ پورے ساٹھ جلدوں میں سمندر آباد کرنے کا ہے، جو حضرت علامہ ابن تیمیہ کے ''فتاویٰ ابن تیمیہ'' کے ہم پلّہ وہم سر کارنامے کی طرح تیس، چالیس ہزار صفحات میں ساٹھ جلدوں تک محیط ہو۔ ظاہر ہے کہ دینی علوم کے اس دورِ زوال میں ''دیوانے کے خواب'' کی مکمل تعبیر حضرت مولانا مفتی انیس الرحمٰن قاسمی دامت برکاتہم جیسا ''صاحب کرامت'' مفتی ہی فراہم کرسکتا ہے، جس کے عزم وارادہ کی پشت پر حضرت مولانا محمد اسامہ الندوی جیسا اہم بامسمیٰ بلند حوصلہ عالم دین کھڑا ہو۔

یہ محض اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ اس نے ہندوستان کی ملتِ اسلامیہ کو اپنے دینی اور تہذیبی تشخص کے ساتھ زندگی گزارنے کے لئے محسن ملت حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ امارت شرعیہ بہار واڑیسہ وجھارکھنڈ جیسا وسیع الجہات خدمات کا تاریخی ادارہ عطا فرمایا جس کا ایک قابل قدر حصہ اور لائق تحسین کردار خود مرتب ''فتاویٰ علماء ہند'' ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ادارے کی فیوض وبرکات کے ظہور نے ہی حضرت مولانا انیس الرحمٰن قاسمی دام مجدہم کے شخصی پیکر کو عظیم شخصیت کے رنگ ونور میں تبدیل کیا اور اسی شخصیت سے اس علمی کارنامے کا صدور ہوا۔

چالیس، پینتالیس سال پہلے دارالعلوم دیوبند کے دورِ طالب علمی میں مولانا انیس الرحمٰن صاحب میری سرپرستی میں زیر تعلیم تھے۔ اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اسی دور میں وہ:

بالائے سرش ز ہوشمندی
می تافت ستارۂ بلندی

کا مصداق تھے اور بعد کے زمانوں میں وہ جیسے جیسے آگے بڑھتے رہے، ان کا ''شخص'' بہتر سے بہتر ''شخصیت'' کے سانچے میں ڈھلتا رہا؛ تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں قاضی شریعت، ناظم امارت شرعیہ، رکن مسلم پرسنل لا بورڈ، چیئرمین بہار اسٹیٹ حج کمیٹی، اور فاؤنڈر یوسف ڈگری کالج اور نہ جانے کتنے مدارس اور ملی رفاہی وفلاحی اداروں کا بانی وسرپرست بنایا۔

کسی شاعر نے سچ کہا ہے ۔

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

حضرت مولانا مفتی انیس الرحمٰن قاسمی دامت برکاتہم کو اوروں نے پڑھا، یا دور سے دیکھا ہوگا؛ لیکن میں نے انھیں بہت قریب سے دیکھا بھالا اور سمجھا بوجھا ہے، وہ اتنے بااخلاق، کریم الصفات اور متواضع اور منکسر المزاج، صاحب تقویٰ اور سنجیدہ طبیعت عالم ہیں کہ ان کی مثال خال خال ہی مل سکے گی۔ امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں قیام کے دوران میری گنہگار آنکھوں نے متعدد بار خود یہ منظر دیکھا ہے کہ مہمانوں کے ساتھ دسترخوان پر حق میزبانی ادا کرنے کے لئے شریک طعام تو ضرور ہوتے تھے؛ لیکن اپنے گھر سے اپنا ٹیفن منگا کر ہی کھاتے تھے، اس طرح فتویٰ اور تقویٰ کے امتزاج کا اتنا صالح نمونہ اس دور میں نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے اور اس آئینہ میں مجھے فتاویٰ علماء ہند کی حال و مستقبل میں کامیابی اور پذیرائی اور مقبولیتِ خدائی کا جلوہ دکھائی دیتا ہے۔

اخیر میں اس اعتراف کے ساتھ اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ میں کتاب اور مرتب کتاب سے متعلق بہت سے گوشوں تک رسائی حاصل نہیں کرسکا، بہت سی جزئیات کا احاطہ نہیں کرسکا اور اپنے علم و ادراک کی کوتاہی کے سبب بہت سی قابل ذکر تفصیلات کو دائرہ تحریر میں سمیٹ نہیں سکا؛ کیونکہ دشتِ علم کی سیّاحی اور صحرائے فقہ و فتاویٰ کی جادہ پیمائی کیلئے جس ژرف نگاہی اور وسعتِ نظری و معرفت آگاہی کی ضرورت تھی وہ اپنے اندر فراہم نہیں کرسکا اور اس احساس کے ساتھ اشہب قلم کو آگے بڑھنے سے روکنا پڑا کہ ۔

مجھے کچھ اور ابھی اذنِ خوں فشانی دے
ترا جمال بہت تشنۂ بیاں ہے ابھی

حررۂ العبد
محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی
شیخ الحدیث مدرسہ امداد الاسلام
صدر بازار میرٹھ، یوپی
09837060386

تأثرات

باسمه العلی القدیر والصلاة علی رسوله البشیر النذیر، أمابعد!

میرے علمی، فقہی اور دینی ساتھی مولانا محمد اسامہ شمیم ندوی صاحب اور اس عظیم کتاب کی تالیف اور نشر واشاعت کے تمام معاونین کے نام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بفضلہ تعالیٰ عشرۂ اولیٰ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ میں عمرہ کے ارادہ سے مکۃ المکرّمہ حاضری کا شرف حاصل ہوا، بندہ ایک شب حضرت مولانا ذوالفقار احمد دامت برکاتہم سے ملاقات کے لیے گیا اور رہائش گاہ کے باہر مولانا سے ملاقات کے انتظار میں تھا، دیکھا کہ بعض احباب مجھ سے پہلے حضرت مولانا سے ملاقات کے انتظار میں کھڑے ہیں، انہیں میں سے ایک صاحب نے مجھے ایک رقعہ عطا فرمایا، جس میں 'فتاویٰ علماء ہند' سے موسوم گذشتہ دوسو سالوں میں دیئے گئے فتاویٰ کے مجموعہ اور ایک علمی فقہی موسوعہ کی طباعت کی خوشخبری تھی، قسم بخدا! اس مجموعہ کی ترتیب کی بشارت مجھے نصیب ہوئی، اس بیش بہا علمی خزانہ کی جمع وترتیب اور نشر واشاعت پر آپ کو اور آپ کے تمام رفقا کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

پھر میں انگلینڈ آ گیا اور اسی سال ماہ ذی قعدہ میں اس کتاب کی مسائل طہارت پر مشتمل کامل تین جلدیں موصول ہوئیں، کیا تھا! علمی جواہر پاروں کی ایک دکان اور قیمتی دفینہ، جب جب میں نے اس کا مطالعہ کیا، خوب سیر ہوا، روح کو سیرابی ملی اور تشنگی دور ہوئی۔ (**والحمد للہ علی ذلک**)

اللہ آپ کی کوششوں کو قبول فرمائے، امید ہے کہ ان شاء اللہ مکمل مجموعہ کی طباعت کے بعد یہ کتاب تمام انسانوں کے لیے نفع بخش، باریک جزئیات کا خزانہ، حقائق کو پہچاننے کی علامت، صاف وشفاف خوشگوار سمندر اور تفصیلی وضاحت ہوگی، جو ایک علمی جواب، بدعات وخرافات اور جہالت سے بچنے کا ذریعہ، مبتدی کے لیے راہنما اور ماہر فن کے لیے کافی، ہر طالب علم کے لیے آسان فہم، ہر مسائل کے لیے ایک واضح روشنی اور فقہ حنفی کے تمام مسائل کی ایک کامل ومکمل تشریح ہوگی اور ان شاء اللہ آپ کا یہ منصوبہ اسلامی کتب خانہ کے ذخیرہ کا ایک نایاب موتی ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں اور محنتوں کو کامیاب فرما کر میزان عمل میں نیکیوں کا ذریعہ اور آپ کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے اور اسے قبولیت سے مالا مال فرما کر آنے والی نسلوں تک کے لیے نفع کا سامان بنائے، بے شک اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

تاخیر جواب کے لیے معذرت! والسلام

بندہ محمد ایوب سورتی عفا اللہ عنہ
مدیر مجلس دعوۃ الحق، سٹر، انگلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للّٰه رب العالمين والصلاة والسلام على خاتم الأنبياء والمرسلين المبعوث رحمةً للعالمين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين، أما بعد!

یہ بندہ ناتواں تہہ دل سے بارگاہ رب العزت میں شکرگذار ہے کہ اس نے محض اپنے لطف وکرم سے ''فتاویٰ علماء ہند'' جلد ہفتم پیش کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی، یہ جلد نماز کے فرائض، واجبات، سنن ومستحبات وغیرہ کے مسائل پر مشتمل ہے۔

اس جلد کی تصحیح وتوثیق میں نظر ثانی ونظر نہائی میں ہمارے علماء کرام ومفتیان عظام نے خوب محنت اور بڑی جاں فشانی کے ساتھ کام کیا ہے۔

حاشیہ میں اور دیگر مفتی بہ مسائل میں اضافے کا اہتمام کرتے ہوئے آثار واقوال کو نقل کرتے ہوئے نصوص کے ذریعے اور بھی مدلل کرنے کی کوشش کی ہے، اللہ پاک ان بزرگوں اور دوستوں کی محنت کو خوب قبول فرمائے اور ذخیرہ آخرت بنائے۔ (آمین)

یہ موسوعہ بارگاہ الٰہی میں قبول ہوجائے، اس کے لیے ملک وبیرون ملک کے اسفار کئے جارہے ہیں اور مشائخ طریقت علمائے شریعت، اصحاب فقہ وفتاویٰ کی خدمت میں کتابیں بھیجی جارہی ہیں، ان کی دعاؤں اور توجہات سے کام تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے، اللہ پاک اپنے فضل وکرم سے پایۂ تکمیل تک پہونچائے۔ (آمین)

محمد اسامہ شمیم الندوی

رئیس المجلس العلمی للفقہ الإسلامی ممبئی الہند

۷؍ستمبر ۲۰۱۶ء

ابتدائیہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

به الإعانة بدءاً وختماً وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم ، أمابعد !

نماز تمام عبادتوں میں سب سے عظیم ہے، اسی لیے شریعت میں اہتمام کے ساتھ اس کے فضائل، اوقات، شروط وارکان، مستحبات وآداب اور مکروہات ومفسدات کو بیان کیا ہے؛ تاکہ نماز کا مقصد یعنی نفس کی صفائی ستھرائی حاصل ہوجائے اور نماز ادا کرنے والے ملکوتی صفات سے متصف ہوں جائیں۔

اللہ تعالیٰ شانہ کا شکر ہے کہ اس نے ''فتاویٰ علماء ہند'' کی نماز کے مسائل سے متعلق ''جلد-۷'' کی تکمیل کی توفیق مرحمت فرمائی، فتاویٰ کی اہمیت وافادیت ابتداء اسلام سے اب تک برقرار ہے، انشاء اللہ آئندہ بھی رہے گی۔ اس جلد میں نماز کے فرائض، واجبات، سنن، مستحبات، مکروہات وغیرہ سے متعلق مسائل کو شامل کیا گیا ہے۔ جن اہم فتاویٰ سے سوال وجواب لیا گیا ہے، ان کا حوالہ بھی ہر فتووں کے ساتھ درج کیا گیا ہے اور حاشیہ میں دیگر مفتیٰ بہ مسائل کا اضافہ بھی کردیا گیا ہے۔ امید ہے کہ علماء، ائمہ، اہل مدارس اور اصحاب افتا خاص طور پر اس سے فائدہ اٹھائیں گے، حواشی میں فقہی عبارتوں کے علاوہ آیات قرآنی، احادیث نبوی، صحابہ وتابعین کے آثار واقوال کو نقل کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ فتاویٰ مدلل بھی ہوگئے ہیں۔ (والحمد للہ علی ذلک)

میں ابوالکلام ریسرچ فاؤنڈیشن کے ارکان اور اپنے تمام معاونین، مخلصین کا شکر گذار ہوں؛ جن کی توجہ سے یہ کام پایۂ تکمیل کو پہونچ رہا ہے، اسی طرح شکر گذار ہوں اپنے بزرگوں کا، جنہوں نے اس مجموعہ کے بارے میں اپنے تأثرات تحریر کئے، خاص طور پر حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی صاحب شیخ الحدیث مدرسہ امداد الاسلام میرٹھ دامت برکاتہم کا جنہوں نے گراں قدر مقدمہ تحریر فرمایا، اسی طرح شکر گذار ہوں حضرت مولانا قاضی عبدالجلیل قاسمی دامت برکاتہم کا جنہوں نے سابقہ جلدوں کی طرح اس جلد پر بھی نظر ثانی کی اور مفید مشورے دیئے، اللہ ان تمام معاونین ومخلصین کی اس سعی جمیل کو قبول فرمائے اور میرے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ (آمین)

۲۸ / رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ
۴ / جولائی ۲۰۱۶ء

(انیس الرحمٰن قاسمی)
مرتب فتاویٰ علماء ہند
ناظم امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ